مرثیہ (۸)

سجدہ کرو ادب سے خدائے قدیر کا

(۱)

سجدہ کرو ادب سے خدائے قدیر کا
تکیہ ہو خاص دینِ رسولؐ اخیر کا
لب پر صدا ہو ذکر جنابِ امیرؑ کا
رتبہ بلند تر ہے الٰہی سفیر کا
ناصر اصولِ اجر رسالت ادا کرو
نوکِ قلم سے علم کی قیمت ادا کرو

(۲)

سوچو ذرا شعار امامت کا مرتبہ
خواب خلیلؑ میں ہے عبادت کا مرتبہ
اس سلسلہ سے کیوں ہے شہادت کا مرتبہ
کیا ہے عمل سے رب کی اطاعت کا مرتبہ
یہ معجزہ نجات کی تمہید بن گیا
اللہ کے کرم سے یہ دن عید بن گیا

www.emarsiya.com

(۳)

سمجھو خدا کے واسطے رتبہ خلیلؑ کا
ہے امتحانِ صبر وسیلہ خلیلؑ کا
خنجر تلے ہے شوق سے بیٹا خلیلؑ کا
حق نے قبول کر لیا تحفہ خلیلؑ کا
رتبہ حیات شکر کا سمجھا گئے خلیلؑ
اوصاف انبیاء کی سند پا گئے خلیلؑ

(۴)

پیشِ نظر کا فرض امامت کا سلسلہ
تھا زندگی و موت کے مابین مرحلہ
تھراتا تھا فلک وہ زمیں پر تھا زلزلہ
نمرود کے ستم سے تھا شعلوں میں داخلہ
وہ آگ تھی کہ شور مچا تھا جہان میں
ہلچل تھی جبرئیلِ امیں کے بیان میں

(۵)

جل جل کے ہر طرف سے بڑھی آ رہی تھی آگ
نمرود کے غرور کو بھڑکا رہی تھی آگ
شیطان کے عمل سے جلی جا رہی تھی آگ
دوزخ کے اشتعال کو دھکا رہی تھی آگ
کیا مرتبہ تھا عزم جناب خلیلؑ کا
رتبہ شناس تھا وہی ربِّ خلیلؑ کا

www.emarsiya.com

(۶)

ابلیس تھا شرارتِ عیبی میں ہوشیار
کرتوت سے وہ لگتا تھا مردود و نابکار
شیطان اسطرح نظر آتا تھا خاکسار
ظالم کو منجنیق کا سکھلا رہا تھا وار
کہتا تھا ایک جھولے کی پھرکی سے پھینک دو
یوں آگ میں خلیلؑ کو چرخی سے پھینک دو

(۷)

دیکھو یہاں خلیلؑ کے ایمان کا کمال
تسبیحِ کردگار سے چہرے پہ ہے جمال
خوشنودیٔ خدا کے تصور میں ہے نہال
اس حشر میں بھی وہ نظر آتا نہیں نڈھال
جبریلؑ کی وہ 'ھَلْ لَکَ حَاجَۃ' کی تھی صدا
بولے خلیلؑ سنتا ہے خالق مری دعا

(۸)

حاجت ہے جس سے دل کی صدا سن رہا ہے وہ
میرے مزاجِ فکر کو پہچانتا ہے وہ
اے جبرئیلؑ تُو نہیں، میرا خدا ہے وہ
میرا ہی کیا ہر ایک کا اک آسرا ہے وہ
کس کو بتاؤں میں وہ رحیم و کریم ہے
اے جبرئیلؑ بس وہی خالق عظیم ہے

www.emarsiya.com

(۹)

حکم خدا تھا آگ، برودت سمیٹ لے
اے آگ گُل ہو یوں کہ یہی معجزہ بنے
عبرت سے تا حیات زمانہ اسے سنے
حق کی سلامتی خلیلِؑ خدا رہے
حالات درج ہیں یہ خدا کی کتاب کے
آگے بھی واقعات ہیں کچھ اضطراب کے

(۱۰)

جس عبد مُطلب کی سعادت کی ہے ثبات
نسل خلیل میں ہے نمایاں بصد صفات
مکہ کی سرزمین پہ اس کی بڑی ہے بات
جس پر نگاہ ڈال دے اس کو ملے نجات
یہ ہاشمی صفت کا نمایاں نشان ہے
کعبے کے یہ محافظِ اوّل کی شان ہے

(۱۱)

یاد آرہا ہے ان کے زمانے کا انقلاب
سردارِ مکہ جدِ محمدؐ کا وہ جناب
تھے عبد مطلب جو زمانے میں کامیاب
اوصاف بے مثال وہ کردار لا جواب
نسلاً شریف حضرتِ ہاشم تھے جن کے جد
اس واسطے بھی رہتی تھی دشمن کو ان سے کد

www.emarsiya.com

(۱۲)

قرب و جوار میں کوئی سرکش تھا ابرہا
کہنے کو بادشاہ تھا موذی تھا نسل کا
وہ ہاتھیوں کا لایا تھا اک لشکرِ جفا
روشن کلام پاک میں ہے جس کا تذکرہ
لشکر کشی کے زعم میں پھولا ہوا تھا وہ
مُوذی خدائے پاک کو بھُولا ہوا تھا وہ

(۱۳)

سارے مویشیوں کو پکڑوا کے ابرہا
بیٹھا نتیجہ دیکھ رہا تھا ڈھٹائی کا
حضرت نے جا کے اُس سے تقاضا جو ہیں کیا
حیرت سے اُس نے دیکھ کے مالک سے یہ کہا
سمجھا تھا میں کہ کعبے کا سودا کریں گے آپ
کعبے کے احترام میں اب کیا کریں گے آپ

(۱۴)

یہ جانور شریف قبیلوں کے سارے ہیں
کچھ لوگ تو غریب انہیں کے سہارے ہیں
آکر ستارشا وہ ہمیں کو پکارے ہیں
لیکن بہت سے اُن میں مویشی ہمارے ہیں
ہم تیرے پاس ان کے تقاضے کو آئے ہیں
پیغام بیکسوں کے سنانے کو آئے ہیں

www.emarsiya.com

(۱۵)

مکہ کے پھر امیر سے بولا یہ ابرہا
کعبے کا ذکر آپ نے بالکل نہیں کیا
میں تو سمجھ رہا تھا یہی ہوگا مدّعا
لیکن مرے خیال سے بالکل جدا ہوا
بولے یہ مُطّلب نظر آئے گا اپنے آپ
کعبہ خدا کا گھر ہے بچائے گا اپنے آپ

(۱۶)

ہم تو فقط محافظِ ظرفِ کلید ہیں
سارے جہاں پہ راز یہی چشم دید ہیں
بس تیرے اِس عمل سے ہمیں غم شدید ہیں
ہم تو ازل سے حکمِ خدا کے مُرید ہیں
تجھ کو بتائے جاتے ہیں عظمت کریم کی
محور بنی ہوئی ہے جلالت کریم کی

(۱۷)

کعبہ کے در پہ آکے پکارے مرے خدا
تیرے سوا نہیں ہے کوئی پاس آسرا
کعبہ کی لاج رکھ لے یہی تجھ سے ہے دعا
دشمن ہے تیرے گھر کا ستمگار ابرہا
ہاتھی کی فوج لایا ہے کعبہ کے ڈھانے کو
خالق دعائیں کرتا ہوں کعبہ بچانے کو

www.emarsiya.com

(۱۸)

بیٹے سے مُطّلب نے کہا اے مرے پسر
مغرب کی سمت غور سے ڈالو ذرا نظر
دیکھو دکھائی دیتا ہے کچھ آسمان پر
اُس نے بہ حکمِ خاص جو دیکھا اٹھا کے سر
چادر سیاہ رنگ کی آئی نظر اُسے
اک فوج خاص ڈھنگ کی آئی نظر اُسے

(۱۹)

اُڑتے تھے آسمان پہ للکار مار کے
بادل کی طرح تھے وہ ابابیل کے پرے
کنکر تھے انکی چونچ میں باہم بڑے بڑے
ہاتھی چنگھاڑتے تھے زمیں پر کھڑے کھڑے
اک ساتھ تھے ہوا میں پرے مثلِ باز کے
جیسے وہ قافلے ہوں ہوائی جہاز کے

(۲۰)

کعبہ کو ڈھانے ایک طرف ابرہا بڑھا
ایسے میں مُطّلب کا کہا مانتا وہ کیا
اُس وقت ہاتھیوں پہ اُسے زعم تھا بڑا
قہرِ خدا کا ایسے میں اُس کو پتہ نہ تھا
پھولا ہوا تھا اپنی زبردست فوج پر
بیٹھا ہوا تھا ہاتھی کے ہودے کے اوج پر

www.emarsiya.com

(۲۱)

اللہ کا غضب تھا وہ حملہ تھا قہر کا
کنکر پڑا جو فیل کے اوپر بھسم ہوا
حق آشنا نے شکر کا سجدہ ادا کیا
اللہ تو نے اپنے حرم کو بچا لیا
فوجوں کے بھاگنے کا کہیں راستہ نہ تھا
دیکھا تو ابرہا کا کہیں پر پتہ نہ تھا

(۲۲)

ہے مسئلہ ازل سے زبر اور زیر کا
قیمت میں بھی مقام ہے مٹی کے ڈھیر کا
عالَم میں ذی وقار ہے رتبہ دلیر کا
اس واسطے مثال بنا نام شیر کا
طاقت کوئی سمجھ نہ سکا بوترابؑ کی
بے عزّتوں نے اپنی ہی مٹی خراب کی

(۲۳)

یہ درس ہے حیات میں اعلیٰ صفات کا
اک وزن ہے ہر ایک جگہ اپنی بات کا
رشتہ جڑا ہوا ہے یہاں سے نجات کا
آقا مرا امام ہے اس کائنات کا
ہے راہِ مستقیم امامت کا راستہ
جنت ہے خود علیؑ کی ولایت کا راستہ

www.emarsiya.com

(۲۴)

پرتو ہیں نورِ حق کے یہی شمس اور قمر
تسلیم پیش کرتے ہیں جھک جھک کے کُل شجر
زیر نظر ہیں جن و ملک اور بحر و بر
کس کس جگہ نہیں ہے بتائے کوئی اثر
ہر وقت کل جہان کا جلوہ علیؑ سے ہے
کعبہ خدا کا گھر ہے تو قبلہ علیؑ سے ہے

(۲۵)

آواز یوں اٹھے گی عرب کی زبان میں
گونجے گی یا علیؑ کی صدا کل جہان میں
اعلانِ حق چھڑے گا زمان و مکان میں
لہجہ علیؑ کا ہوگا محمدؐ کی شان میں
آواز گونج گونج کے قسمت بنائے گی
انسانیت علیؑ سے زمانے پہ چھائے گی

(۲۶)

قانون ساز حکم الگ ہے جہاد کا
سرکش کے واسطے ہے بہ حکم خدا سزا
بھڑنا بھی ہے تحفظ حق کے لئے روا
ہرگز اماں نہ پائے گا ظالم کا پیشوا
اتنی سی بات جو نہ سمجھ پائے حیف ہے
دین نبیؐ سے جو کوئی ٹکرائے حیف ہے

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

(۲۷)

ایمان و کفر میں ہے جدل آر پار کا
ہے واقعہ مدینہ کے قرب و جوار کا
کیا شیر دل لقب ہے شہ نامدار کا
خندق کا رزم قصہ ہے اک ذی وقار کا
نقطہ ازل سے سمٹا ہوا ہے حیات میں
کوئی نہیں ہے مثلِ علیؑ کائنات میں

(۲۸)

یوں اتحاد کفر کا مل جل کے بن گیا
فوجِ نُصَیر سے ملا دادا یزید کا
سردار تھا قریش کا یہ دشمنِ خدا
اسلام پر چڑھائی کو مکہ سے چل پڑا
سمجھا نہ تھا وہ جوش علیؑ کے ظہور کو
کیا جانتا وہ روشنی کوہِ طور کو

(۲۹)

آکر بنو خزاعہ نے حضرتؐ کو دی خبر
اک لشکرِ کثیر بڑھا آتا ہے اِدھر
سردار اس کا ہے وہی شیطان خیرہ سر
تعداد اس کے فوج کی ہے دس ہزار پر
راضی بہ حکم شاہ تھے سلمانِ فارسی
خندق کے میرِ راہ تھے سلمانِ فارسی

(۳۰)

خندق کھدی جو دیکھی تو حیراں ہوئے شریر
اک ماہ تک پڑے رہے ٹھنڈک میں بے ضمیر
اِس جنگ کی جہان میں ملتی نہیں نظیر
پھر تیر پھینکتے رہے ظالم جوان و پیر
اک ابنِ عبدود بھی اُدھر ہم رکاب تھا
شیر خدا کا عزم ادھر لاجواب تھا

(۳۱)

گھوڑا پھندا کے عَمر مبارِز طلب ہوا
دہشت سے بزدلوں کا اک عالم عجب ہوا
اک ڈر کے بولا چپکے سے سمجھو غضب ہوا
چہرے سے اس کے ایسا لگا جاں بلب ہوا
یہ عمر ابن ود ہے ہزاروں میں ایک ہے
یہ فیل تن جنون کے ماروں میں ایک ہے

(۳۲)

یہ عمر ابنِ ود ہے بہادر، ہے نام کا
یہ وہ ہے جس نے اونٹ کا بچہ سپر کیا
قزاق آئے سامنے ان کو بھگا دیا
کتنی لڑائیوں میں یہ تنہا سدا لڑا
کچھ بولے اس کے سامنے اب ہم نہ جائیں گے
کیا لڑ کے اپنی جان کی بازی لگائیں گے

www.emarsiya.com

(۳۳)

بولے منافقینِ نبیؐ، جان کھونا ہے
رونا تو اب یہی ہے کہ آگے بھی رونا ہے
خندق کے پار جان سے اب ہاتھ دھونا ہے
اپنی زمیں پہ اپنی ہی لاشوں کو بونا ہے
طوفان میں جو جائے گا واپس نہ آئے گا
بولے نبیؐ سے آگے کوئی بچ نہ پائے گا

(۳۴)

بولے علیؑ شعور میں پژمردگی ہے کیوں
ہمت کو پست کرتے ہو یہ بزدلی ہے کیوں
ایمان کے شعار میں آخر کمی ہے کیوں
سمجھا! منافقین سے حیراں نبیؐ ہے کیوں
جائے نہ جائے کوئی، میں لڑنے کو جاؤں گا
موذی کے ولولوں کو ٹھکانے لگاؤں گا

(۳۵)

اسلام کا وقار ہے رکھنا روا مجھے
دیجے اب اذنِ جنگ رسولِؐ خدا مجھے
اس وقت مل چکی ہے خدا کی رضا مجھے
پروردگار کا ہے فقط آسرا مجھے
راہِ وفا میں بات کا بالکل دھنی ہوں میں
وہ عمر ابنِ وَد ہے تو کہئے علیؑ ہوں میں

www.emarsiya.com

(۳۶)

جو کچھ کیا نبیؐ نے بہ حکم خدا کیا
عمامہ اپنا تاج کی صورت عطا کیا
تلوار دے کے ہاتھ میں معجز نما کیا
کچھ کہتے تھے بتاؤ نبیؐ نے یہ کیا کیا
سوروں کو دم کیا ہے علیؑ کو پکار کے
لوٹ آئے لو نبیؐ اُسے پیدل سدھار کے

(۳۷)

بولے منافقین مناؤ علیؑ کی خیر
کیا جانے کون سا ہے محمدؐ کو اِن سے بیر
الفاظ یہ بتاتے ہیں حالت ہوئی ہے غیر
وہ کر رہے ہیں اپنے جہنم کی بیٹھے سیر
سلمان شاد ہیں اسد کردگار سے
رشتے ہیں خوشگوار سبھی ذوالفقار سے

(۳۸)

بولا یہ عُمر کون ہو کیا حکم لائے ہو
بھیجا ہے کس نے تم کو جو خیمہ سے آئے ہو
کس کے پسر ہو کون سا بیڑا اٹھائے ہو
اس کمسنی میں ہوش بھلا کیوں گنوائے ہو
بولے علیؑ خموش لعیں اپنی حد میں آ
بکواس بے فضول ہے عقل و خرد میں آ

www.emarsiya.com

(۳۹)

اک دم جو کُلِ کُفر سے تلوار چل گئی
حیدرؑ کی چال دیکھ کے صورت بدل گئی
کُل جسم کی اساس پسینے میں ڈھل گئی
خندق میں اُس ذلیل کی حالت پگھل گئی
اُس کا ہر ایک وار جو خالی چلا گیا
جنگ و جدل میں پڑ کے شقی بوکھلا گیا

(۴۰)

ستر (۷۰) طرح کی ضربوں سے رن آر پار تھا
سو (۱۰۰) پیتروں کی چال سے چھایا غبار تھا
موذی بہت لعین بڑا ہوشیار تھا
حیدرؑ کو اپنی تیغ پہ کُل اختیار تھا
شیر خدا نے پٹخا اجل کو دھاڑ کے
سینہ پہ تھے سوار لعیں کو پچھاڑ کے

(۴۱)

گستاخ نے لعاب دہن سے خطا جو کی
شامل ہوا جو نفس علیؑ کی نظر پھری
سینہ پہ اُس کے چڑھ کے اتر آئے اس گھڑی
بولے منافقین یہی بھول ہے بڑی
ظالم سے اِس گھڑی تو نپٹنے کا وقت ہے
کہہ دے کوئی علیؑ سے یہی کام سخت ہے

www.emarsiya.com

(۴۲)

سینہ پہ چڑھ کے چھوڑ دیا روسیاہ کو
یہ بھول کی کہ مارا نہیں اُس تباہ کو
شاید وہ دیکھتے ہوں اُتر کر سپاہ کو
یا سوچتے ہوں پائیں کدھر اپنی راہ کو
یہ بھی منافق شہ والا کی رائے تھی
یا یوں کہوں کہ دل میں چھپی ہائے ہائے تھی

(۴۳)

سب بھاگے لشکروں کے پرے پیچھے گھوم کے
تکبیرِ بازگشت پھری عرش چوم کے
مارا جو ابنِ وَد سے شقی، کو ہجوم کے
ایمانِ کل کا شیر چلا جھوم جھوم کے
اعلیٰ عبادتوں میں بھی ضربت علیؑ کی ہے
دشمن سے بھی اصول کی حجت علیؑ کی ہے

(۴۴)

حیدرؑ اُدھر تو کفر کے لشکر پہ چھا گئے
جتنے منافقین تھے بھگدر میں آ گئے
ایمان پاس تھا تو یقیں سے سنا گئے
سلمانِ فارسی سندِ شکر پا گئے
کہنے لگے علیؑ نے کیا زیر عمر کو
خندق کے رن میں آج ملا شیر عمر کو

www.emarsiya.com

(۴۵)

پھر سے منافقین میں کچھ جان آگئی
تکبیر کھینچنے کی انہیں تان آگئی
لفظیں بگھارنے کی وہی شان آگئی
یوں لوٹ اور کھسوٹ کی پہچان آگئی
بے پر کے اڑنے رہتے ہیں اب آسمان پر
رہتے ہیں حق سے دور یہ اونچی اڑان پر

(۴۶)

دشمن کی لاش کا بھی علیؑ کو تھا احترام
اسلام کے اصول کا اعلیٰ تھا یہ نظام
تعریف کی ہے عمر کی ہمشیر نے تمام
لعنت یزید شوم پہ صد حیف فوجِ شام
اس نے نبیؐ کے لال کو پامال کر دیا
خیمے جلا کے بچوں کو بے حال کر دیا

(۴۷)

ڈھانے کو ظلم اور لکھائے گئے نظام
بعد حسینؑ آکے جلائے گئے خیام
کیا کیا ستم اسیروں پہ ڈھائے گئے تمام
بے بس طرح طرح سے بنائے گئے امام
کوئی نہ تھا جو بڑھ کے بچاتا سکینہؑ کو
روتی تھی جب تو کون مناتا سکینہؑ کو

www.emarsiya.com

(۴۸)

ظلم و ستم یتیموں پہ ڈھاتی تھی فوج شام
بعد حسینؑ آ کے جلائے گئے خیام
کیا کیا ستم اسیروں پہ ڈھائے گئے تمام
بے بس طرح طرح سے بنائے گئے امامؑ
کوئی نہ تھا جو بڑھ کے بچاتا سکینہؑ کو
روتی تھی جب تو کون مناتا سکینہؑ کو

(۴۹)

منظر سنو اسیروں پہ دربارِ شام کا
پوچھو نہ حالِ زار وہاں کے قیام کا
اک ٹھٹ لگا ہوا تھا نہ پوچھو عوام کا
غیرت سے غیر حال تھا چوتھے امامؑ کا
بالوں سے اپنے منہ کو چھپائے تھیں بیبیاں
سو سو طرح کے ظلم اٹھائے تھیں بیبیاں

(۵۰)

درّے لگایا کرتے تھے کچھ بانیٔ جفا
بارہ گلے اور ایک رسن وامصیبتا
چلاتی تھی سکینہؑ گھٹا جاتا ہے گلا
چلنے میں تھا امامؑ کا عالم رکوع کا
درّوں کے زخم تھے جو تنِ چاک چاک پر
گر گر کے بیٹھ جاتے تھے سب فرشِ خاک پر

www.emarsiya.com

(۵۱)

بے پردہ وہ گھرانہ ہے جو ہے فلک وقار
اُس جا حیا سے زینبؑ مضطر ہیں بیقرار
فضہ ہے اپنی بی بی کے پردے سے ہوشیار
موذی یزیدِ شُوم مخاطب ہے بد شعار
فضہ کھڑی ہے زینبؑ مضطر کے سامنے
یا حشر ہے حسینؑ کی خواہر کے سامنے

(۵۲)

بولا یزید دُرّے لگائے اِسے کوئی
مژدہ مرے غضب کا سنائے اِسے کوئی
زینبؑ کے سامنے سے ہٹائے اِسے کوئی
جنت کی جلد سیر کرائے اِسے کوئی
فضہ پکاریں دُرّے لگیں وامصیبتا
اے حبشیو! تمہاری حمیت کو کیا ہوا

(۵۳)

حبشی سپاہ شمر سے بولی ٹھہر ذرا
فضہ ہے شاہزادی مرے قوم کی سنا
اُسپر اُٹھے نہ ہاتھ کسی بدشعار کا
ورنہ بہے گا خون یہیں پر ابھی ترا
سوئے نجف یہ دیکھ کے زینبؑ نے دی صدا
بابا ان آفتوں میں نہیں کوئی بھی مرا

www.emarsiya.com

(۵۴)

دربار میں لرزتے تھے اس دم اسیرِ غم
اف اہلبیتؑ کے لئے کیا کم تھے یہ ستم
بالوں سے منہ چھپائے تھیں سیدانیاں بہم
اک ہاتھ منہ پہ رکھے تھی بچی بہ چشم نم
بولا یزید کون ہے یہ کس کی بیٹی ہے
کہنے لگا یہ شمر یہ پوتی علیؑ کی ہے

(۵۵)

اس کے ہی باپ کا ہے یہ طشت طلا میں سر
بیعت نہ تھی قبول جو دستِ یزید پر
سر اُس کا کاٹ لایا ہوں ابتک ہے خوں میں تر
دے مال زرے مجھے مرا تحفہ قبول کر
پیغمبرؐ خدا کا یہی نورِ عین ہے
پہچان لے اِسے کہ یہی تو حسینؑ ہے

(۵۶)

بولا یزید بالی سکینہؑ سے خوش بیاں
کیا بات ہے جو چُپ ہے تری اِس گھڑی زباں
سن لے ہماری بات تو میں دوں تجھے اماں
آل نبیؐ کا قہر و غضب میں تھا امتحاں
ظالم یزید جھوم رہا تھا شراب سے
ہر سو سکوت چھایا تھا خانہ خراب سے

www.emarsiya.com

(۵۷)

بولا یزید دیکھو گی اپنے پدر کو تم
دکھلا سکو گی باپ کے نوری اثر کو تم
پہنچاؤ باپ تک مرے دل کی خبر کو تم
کس طرح سے بلاتی ہو دیکھوں میں سر کو تم
ظالم یزید کا جو سکینہؑ سے تھا سوال
بولیں سکینہؑ ظلم زدہ ہے ترا سوال

(۵۸)

پھر مُڑ کے کی حسینؑ کے سر کی طرف نظر
بابا تم اپنی بیٹی سے اب ہو نہ بے خبر
مرجاؤں گی میں قید میں القصہ مختصر
پھیلا کے ہاتھ کہتی تھی رخ موڑ دو ادھر
بابا کرم سے اپنے بچا لو سکینہؑ کو
آجاؤ یا تو پاس بلا لو سکینہؑ کو

(۵۹)

تشت طلا سے گود میں آیا سر امامؑ
اتنے میں غم رسیدہ کی حجت ہوئی تمام
منہ چومتی تھی باپ کا رو رو کے نیک نام
شکوے گلے جو کرتی تھی رہ رہ کے تشنہ کام
ناصر اک اضطراب تھا اسرارِ شام میں
کہرام تھا اسیروں کا دربار شام میں

تمام شد

www.emarsiya.com